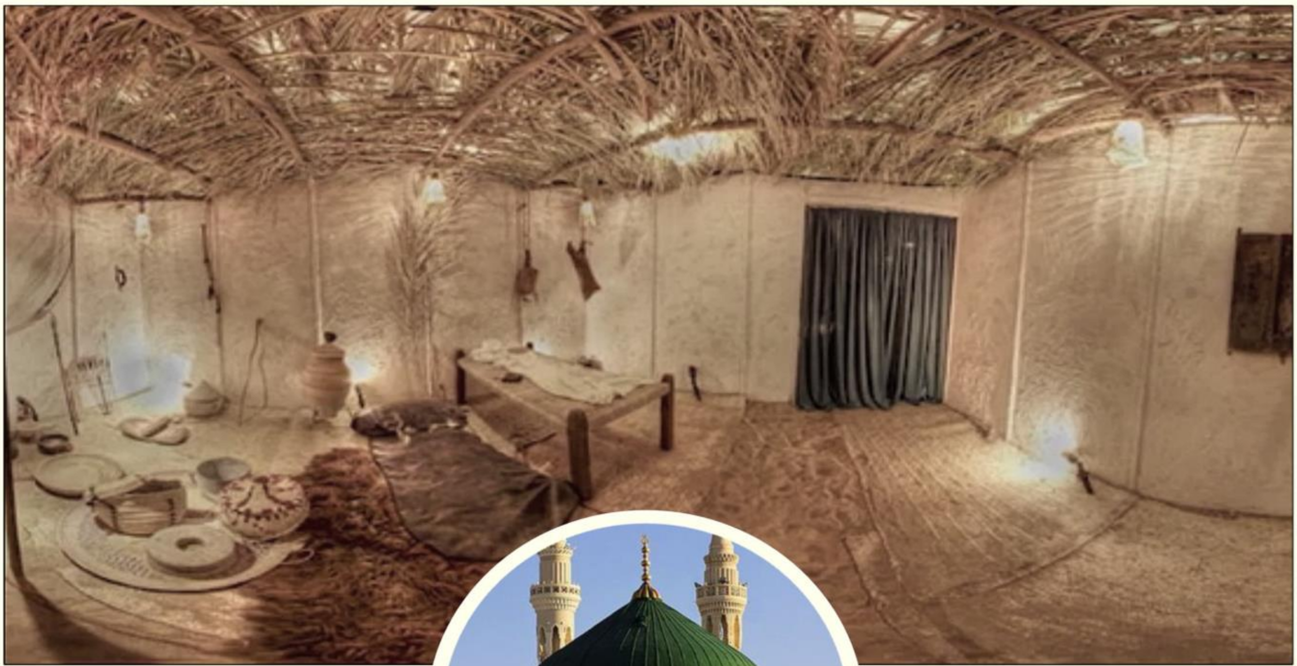
# آرام گاہِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم





الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

تصنیفِ لطیف

حُضور فیض ملت مُفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی

محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

Vist Uwaysi Books
www.faizahmedowaisi.com

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

امابعد! فقیر نے نسبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مُتعدد(کثیر) کُتُب ورسائل لکھے ہیں کچھ شائع ہو چکے ہیں کچھ شائع ہونے ہیں۔اس رسالہ میں فقیر نے اسی نسبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تفصیل عرض کی ہے جو نہ صرف آج بلکہ تا قیامت حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منسوب ہے یعنی گنبدِ خضرا میں آرامگاہِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔یہ وہ مقام ہے جو عرش بریں سے لے کر تحت الثَّریٰ تک ہر مقام سے افضل ہے یہاں تک کہ کعبہ معظمہ اور بیت المُقدَّس وبیت المعمور اور کوہِ طور تک ہر طرف یہ کہ اس میں کسی فرقہ کو اختلاف بھی نہیں یہاں تک کہ وہابیوں دیوبندیوں کو بھی۔

اس مسئلہ کو فقیر نے دلائل و بَراہین سے مُحَقَّق ومُدَلَّل کر کے اس کا نام بھی''آرام گاہِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم''رکھا ہے اور عزیزم حاجی محمد اسلم اویسی قادری عطاری کو اسکی اِشاعت کی اجازت دی ہے۔اللہ تعالیٰ موصوف کو اجرِ عظیم بخشے اور فقیر کیلئے توشہ آخرت اور عوامِ اہلِ اسلام کیلئے مشعلِ راہِ ہدایت بنائے۔(آمین)

و ما توفیقي الا باللّٰہ العلی العظیم وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم الکریم الامین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادري ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور۔پاکستان

# آرام گاہ رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

خانہ کعبہ معظمہ کا نہ کوہِ طور اور نہ بیت المعمور مقابلہ کر سکتا ہے اور نہ ہی عرشِ اعظم اس کی ہمسری (برابری) کا دَم بھر سکتا ہے۔امام قسطلانی نے اس کی خوبصورت تفصیل بیان فرمائی ہے۔چنانچہ ان کے مضامین کی کچھ جھلکیاں حاضر ہیں فرمایا کہ

ا۔۔۔ **مُسند ابو یَعلیٰ** میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے ارشاد فرمایا کہ پیغمبر کا آخری وقت اس جگہ آتا ہے جو جگہ اس کے نزدیک تمام مقامات سے زیادہ محبوب و پسندیدہ ہوتی ہے اور اسی قانون کے مطابق جو جگہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو زیادہ محبوب ترین تھی ایک تو وہ اللہ تعالیٰ کو بھی محبوب ترین ہو گی۔کیونکہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت کے تابع ہے اور دوسرا آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اپنی آخری آرام گاہ کے طور پر اسے ہی پسند فرمائیں گے لہذا جو جگہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو محبوب تر ہوئی، وہ ہی تمام مقامات سے افضل بھی ہوئی۔ (1)

**فائدہ:** معلوم ہوا کہ مدینہ شریف بشمول مکہ تمام شہروں سے افضل ہے۔مدینہ منورہ کیونکر افضل نہ ہو جبکہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دعا کی تھی، اے اللہ تیرے خلیل ابراہیم علیہ السلام نے مکہ شریف کیلئے دعا کی تھی اور میں مدینہ کیلئے دعا کرتا ہوں اور جن چیزوں کیلئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی میں بھی اتنی بلکہ اس سے زیادہ دعا کرتا ہوں اور یہ بات بالکل شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی دعا بہر حال حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا سے افضل ہے۔کیونکہ دعا کا مقام و مرتبہ دعا کرنے والے کے اعتبار سے کیا جاتا ہے۔حدیث صحیح میں ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے یوں دعا فرمائی: اے اللہ ہمارے لئے مدینہ منورہ کو مکہ شریف کے برابر محبوب بنادے۔بلکہ ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت مکہ سے بھی زیادہ ڈال دے۔

آپ کی یہ دعا قبول ہوئی کیونکہ حاکم نے ایک روایت بیان کی کہ جب حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کہیں سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ منورہ دکھائی دیتا تو اس کی محبت کی خاطر اپنی سواری کو تیز کر دیتے۔نیز امام حاکم نے یہ روایت بیان کی کہ جب رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مکہ شریف سے ہجرت فرمانے لگے تو اللہ تعالی کے حضور دعا فرمائی: اے اللہ تو نے مجھے اس شہر سے ہجرت کر جانے کا حکم دیا ہے جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا۔اب مجھے اس شہر میں بسانا جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہو۔

آپ کی دعا سے معلوم ہوا کہ مدینہ منورہ وہ شہر ہے جو اللہ تعالی کو تمام شہروں سے بڑھ کر محبوب ہے۔

**سوال:** حدیث میں آیا ہے: إن مكة خير بلاد الله یعنی بے شک مکہ شریف تمام شہروں سے بہتر ہے۔ایک اور روایت میں ہے کہ أحب أرض الله إلى الله یعنی بے شک سرزمین مکہ اللہ تعالی کی محبوب ترین زمین ہے ان روایات اور ان جیسی دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مکہ شریف ہی سب شہروں سے افضل ہے۔

علامہ سمہودی رحمہ اللہ تعالی علیہ ان اَحادیث و روایات کے جواب میں لکھتے ہیں:

**جواب:** امام سمہودی نے **وفاء الوفاء** میں ان اَحادیث کا جواب دیا کہ مکہ شریف کی اَفضیلت پر دلالت کرنے والی اَحادیث ہجرت سے قبل کے زمانہ پر محمول ہیں۔کیونکہ ہجرت سے قبل مکہ شریف ہی حضور صلی اللہ تعالی علیہ سلم کو محبوب ترین تھا لیکن ہجرت کے بعد مدینہ منورہ محبوب ترین ہو گیا۔اسلئے اللہ تعالی نے

(1) (شرح الصدور ،فصل في نبذ من أَخْبَار من رأى الْمَوْتَى ،304/1،الحديث 8 ،دار المعرفة لبنان،الطبعة: الأولى، 1417هـ 1996م)

اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مدینہ منورہ میں اقامت پذیر ہونا لازم (ضروری) کر دیا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر اپنے اُمتیوں کو مدینہ منورہ میں رہنے اور وہیں موت آنے کی تَرغیب دی۔ لہٰذا مدینہ منورہ افضل ہوا۔[2]

یاد رہے کہ کعبہ معظمہ شہر مدینہ سے افضل ہے لیکن کعبہ شریف سے آرامگاہِ رسول ﷺ افضل ہے۔[3]

**سوال:** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک نماز کا اَجر (ثواب) پچاس ہزار اور بیت اللہ شریف میں ایک نماز کا اجر ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہو گا۔ جب مکہ شریف میں عبادت کا ثواب بہ نسبت مدینہ شریف کے دوگنا ملتا ہے تو لازماً فضیلت مکہ شریف کو ہونی چاہئے۔[4]

**جواب (۱)** علامہ سمہودی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ذکر فرمایا کہ اجر و ثواب میں زیادتی اس اَمر کو لازم نہیں کہ زیادتی ثواب والا عمل کم ثواب والے عمل سے کم درجہ نہیں ہوتا۔ دیکھئے ناجو شخص حج کی ادائیگی کیلئے آٹھویں ذوالحجہ کو منٰی میں پانچ نمازیں ادا کرتا ہے اس کا منٰی میں ان پانچ نمازوں کو ادا کرنا اپنی پانچ نمازوں کے کعبہ میں ادا کرنے سے افضل ہے۔ اگرچہ مسجد حرام میں نماز کا ثواب یقیناً زیادہ ملتا ہے لیکن افضل یہی ہے کہ ان پانچوں نمازوں کو منی میں ادا کیا جائے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد حرام میں نماز کی ادائیگی پر زیادتی ثواب کے قائل تھے اس کے باوجود آپ مدینہ منورہ کو افضل قرار دیتے تھے۔[5]

**جواب (۲)** علامہ عینی نے **عمدۃ القاری** جلد ۷ ص ۲۵۶ پر ذکر کیا کہ **ابن ماجہ** میں سند صحیح کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ: مسجد نبوی میں دوسری مساجِد کی نسبت ایک لاکھ گنا زیادہ ثواب ہے اور مسجدِ حرام میں دوسری مساجد کی نسبت ایک لاکھ گنا زیادہ ثواب ہے دونوں کا اجر مساوی (برابر) ہو گیا۔[6]

**جواب (۳)** حضور صلی اللہ علی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تھی کہ اے اللہ تو نے جس قدر برکتیں مکہ شریف میں نازل فرمائیں اس سے دوگنا برکتیں مدینہ منورہ میں نازل فرما۔[7]

آپ کی یہ دعا دینی اور دنیوی ہر قسم کی برکتوں کو شامل ہے اس دعا کا اثر یہ نکلا ہے کہ اگر بیت اللہ شریف میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے تو مدینہ میں اس سے دوگنا یعنی دو لاکھ کا ثواب ملتا ہے۔[8] (وفاء الوفاء)

---

[2] (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى، الباب الثاني، يخلق الإنسان من تربة الأرض التي يدفن فيها، ج1 ص 35 الى 36، دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة: الأولى 1419)

[3] (رد المحتار، كِتَابُ الْحَجِّ، حرم الْمَدِينَة وَمَكَّة، 626/2، دار الفكر بيروت، الطبعة: الثانية، 1412هـ 1992م)

[4] (سنن ابن ماجه، كِتَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ، وَالسُّنَّةُ فِيهَا، حبَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ، 453/1، الحديث 1413، دار إحياء الكتب العربية)

[5] (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى، الباب الثاني، يخلق الإنسان من تربة الأرض التي يدفن فيها، 36/1، دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة: الأولى 1419)

[6] (عمدة القاري، كتاب التَّطَوُّعِ، بَاب فضل الصَّلَاة فِي مَسْجِد مَكَّة وَالْمَدِينَة، 256/7، دار إحياء التراث العربي بيروت)

[7] (صحيح البخاري، كتاب فَضَائِلِ المَدِينَةِ، بَابٌ: المَدِينَةُ تَنْفِي الخَبَثَ، 23/3، الحديث 1885، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

[8] (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى، الفصل الرابع في بعض دعائه صلّى الله عليه وسلّم لها ولأهلها، الدعاء بنقل وبائها، 50/1، دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة: الأولى 1419)

# موازنہ مکہ ومدینہ

علامہ سمہودی فرماتے ہیں کہ مکہ شریف میں فضیلت حج ہے اس کے مقابلہ میں مدینہ منورہ کے اندر حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی زیارت کی فضیلت ہے اور مکہ شریف میں مسجد بیت الحرام کی فضیلت ہے تو ادھر مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کی فضیلت ہے۔ مکہ شریف میں عمرہ ادا کرنے کی فضیلت ہے تو مدینہ منورہ میں مسجد قُبا کی فضیلت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اگرچہ مدینہ منورہ میں بہ نسبت مکہ شریف کے کم عرصہ قیام فرمایا لیکن دین اسلام کے اِظہار واعزاز کا سبب مدینہ منورہ ہی ہے۔ اکثر فرائض وارکانِ اسلام کا نزول مدینہ منورہ میں ہی ہوا ہے۔ حضرت جبریل امین علیہ السلام مدینہ منورہ میں زیادہ مرتبہ آئے اور حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے قیامت تک کیلئے مدینہ منورہ کو اپنا مقام منتخب فرمایا۔ کسی نے حضرت امام مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا، آپ مدینہ منورہ میں رہنا پسند کریں گے یا مکہ مکرمہ میں؟ امام مالک رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ میں مدینہ منورہ کو ترجیح کیوں نہ دوں حالانکہ اس کے ہر گلی کوچہ میں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے قدموں کے آثار وبرکات ہیں اور جبریل امین بھی یہاں بکثرت حاضر ہوتے رہے۔

طبرانی میں ہے: المدینة خیر من مکة یعنی مدینہ منورہ مکہ شریف سے افضل ہے۔[9] رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ کی روایت ہے۔ الْمَدِينَةُ أَفْضَلُ مِنْ مَكَّةَ یعنی مدینہ منورہ مکہ شریف سے افضل ہے۔[10] بخاری ومسلم میں سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے ایسی بستی میں جانے کا حکم دیا گیا جو تمام بستیوں کو اپنے اندر سمو (بسا) لے گی تم اسے یثرب کہتے ہو حالانکہ وہ مدینہ ہے۔ وہ بستی لوگوں کا میل کچیل اس طرح دُور کرتی ہے جس طرح بھٹی لوہے کا زنگ اور میل دور کرتی ہے۔[11] قاضی عبدالوہاب فرماتے ہیں کہ اس حدیث پاک میں اس امر کی تصریح (وضاحت) ہے کہ مدینہ منورہ میں تمام بِلاد (شہروں) اور بستیوں کے فضائل مُجتَمِع (جمع) ہیں۔[12] ابنِ منیر کہتے ہیں کہ مدینہ منور کی فضیلتیں تمام بستیوں کی فضیلتوں پر غالب ہیں۔[13]

## علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی آخری دلیل:

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں: میں نے مدینہ منورہ کو مکہ شریف سے افضل قرار دینے میں طویل بحث کی ہے حالانکہ امام حضرت محمد بن ادریس شافعی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ مکہ شریف افضل ہے۔ لیکن بات یہ ہے کہ ہر شخص کی پسند اپنی اپنی ہے جہاں کسی کا محبوب قیام پذیر ہوا سے وہی جگہ افضل نظر آتی ہے۔[14] علامہ قسطلانی مزید فرماتے ہیں کہ امام ترمذی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ذکر کی ہے کہ جناب رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ سلم نے فرمایا: جو شخص تم میں سے اپنی موت تک مدینہ منورہ میں رہ سکتا ہو وہ اس وقت تک مدینہ میں رہے کیونکہ

---

([9]) (المعجم الكبير، عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ رَافِعٍ، 288/4، الحديث 4450، مكتبة ابن تيمية القاهرة)

([10]) (المعجم لابن المقرئ، بَابُ الْيَاءِ، 43/1، الحديث 41، مكتبة الرشد، الرياض، الطبعة: الأولى، 1419هـ 1998م)

([11]) (صحيح البخاري، كتاب فَضَائِلِ المَدِينَةِ، بَابُ فَضْلِ المَدِينَةِ وَأَنَّهَا تَنْفِي النَّاسَ، 20/3، الحديث 1871، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

([12]) (المواهب اللدنية، الفصل الثانى فى زيارة قبره الشريف ومسجده المنيف، 615/3، المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

([13]) (إرشاد الساري، كتاب فَضَائِلِ المَدِينَةِ، بَابُ فَضْلِ المَدِينَةِ وَأَنَّهَا تَنْفِي النَّاسَ، 331/3، تحت الحديث 1871، المطبعة الكبرى الأميرية، مصر، الطبعة: السابعة، 1323 هـ)

([14]) (المواهب اللدنية، الفصل الثانى فى زيارة قبره الشريف ومسجده المنيف، 615/3، المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

جسے مدینہ میں موت آگئی میں اس کی شفاعت کرونگا۔[15] مدینہ پاک کی خُصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی دھول اور گرد و غبار برص، جذام بلکہ ہر مرض کا علاج اور یہ خاکِ شفا(شفاوالی مٹی) ہے۔

## مدینہ پاک کی ہر شے افضل ہے:

امام قسطلانی رحمہ اللہ تعالی علیہ مدینہ شریف کی مکہ پاک پر فضیلت کی ایک انوکھی دلیل دیتے ہیں فرمایا کہ امام زرین عبدری اپنی جامع میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی ایک روایت لائے ہیں فرمایا کہ مدینہ منورہ کی کھجور زہر کیلئے تریاق ہے۔ابن نجّار نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے تعلیقاً روایت نقل کی ہے کہ ہر شہر تلوار سے فتح ہوا لیکن مدینہ منورہ قرآن سے فتح ہوا[16] اور طبرانی نے **اوسط** میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ذکر کی کہ : مدینہ منورہ اسلام کا قلعہ اور ایمان کا گھر ہے یہ ہجرت کی زمین ہے اور حلال و حرام کا مرکز ہے مدینہ کے گرد و غبار اس کی جگہوں اور یہ راستہ اور مکان کو بلکہ اس کی ماحول تک ہر ایک کو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی برکات حاصل ہیں۔[17] (مواہب الدینہ، ج ۱ ۴۰)

## جبل:

حدیث شریف۔۔۔حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے جبلِ اُحد کے سامنے پہنچ کر فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔[18]

اے اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا اور میں (مدینہ کو) دونوں سنگلاخ اَطراف کے درمیان جو علاقہ ہے اس کو حرم بناتا ہوں۔[19]

☆۔۔۔ہشام بن عُروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے سامنے اُحد پہاڑ آیا تو آپ نے فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے پیار کرتا ہے اور ہم اس سے پیار کرتے ہیں۔[20]

☆۔۔۔حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔جب تم اس کی طرف آؤ تو اس کے شجر (درخت) سے کچھ نہ کچھ ضرور کھاؤ۔خواہ وہ اس کے بڑے کانٹوں والے درخت سے ہی کیوں نہ ہو۔[21]

**فائدہ:** جبلِ اُحد کی یہ فضیلت حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی وجہ سے ہے۔ایک پہاڑ نسبت سے فضیلت پا گیا ہے تو آرامگاہ کو کتنی فضیلت ہو گی۔

---

([15]) (المواهب اللدنية، الفصل الثاني في زيارة قبره الشريف ومسجده المنيف ،620/3، المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

([16]) (المواهب اللدنية، الفصل الثاني في زيارة قبره الشريف ومسجده المنيف ،622/3، المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

([17]) (المعجم الأوسط، بَابُ الْمِيمِ [ص:179] مَنِ اسْمُهُ: مُحَمَّدٌ، 380/5، الحديث 5618 ،دار الحرمين القاهرة)

([18]) (المعجم الأوسط، مَنِ اسْمُهُ أَحْمَدُ ،255/2، الحديث 1905 ،دار الحرمين القاهرة)

([19]) (المعجم الأوسط، بَابُ الْمِيمِ [ص:179] مَنِ اسْمُهُ: مُحَمَّدٌ، 266/5، الحديث 5277 ،دار الحرمين القاهرة)

([20]) (المصنف، كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ، فَضْلُ أُحُدٍ، 268/9، الحديث 17169 ، المكتب الإسلامي – بيروت، الطبعة: الثانية، 1403)

([21]) (المعجم الأوسط، مَنِ اسْمُهُ أَحْمَدُ ،255/2، الحديث 1905 ،دار الحرمين القاهرة)

☆۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سعد بن مالک نے کہا: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ مدینہ ملائکہ (فرشتوں) کی حفاظت میں ہیں۔اس کے ہر راستے پر ایک فرشتہ مقرّر کیا ہے جو اس کی حفاظت کرتا ہے۔[22]

☆۔۔۔حضرت سعد بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں یعنی مدینہ میں طاعون اور دجال وغیرہ داخل نہیں ہو سکتا۔[23]

☆۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ کے رستوں پر (محافظ) فرشتے ہیں اس میں طاعون اور دجال نہیں ہو سکتے۔[24]

☆۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک ایمان مدینہ پاک کی طرف اس طرح سمٹ آئے گا جس طرح سانپ اپنے بِل کی طرف۔[25]

☆۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: قریب ہے ایمان کا اس طرح سِمٹنا مدینہ پاک کی طرف، جس طرح سِمٹتا ہے سانپ اپنے بل کی طرف۔یعنی (ایسا فتنہ آئے گا کہ ہر طرف سے) ایمان سمٹ کر مدینہ پاک کی طرف لوٹ آئے گا۔[26]

☆۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سنا۔آپ فرمارہے تھے: مجھے ایسی بستی کیلئے حکم دیا گیا جو دوسری بستیوں کو کھاجائے گی۔وہ یثرب ہے اور وہ مدینہ ہے۔لوگوں کو اس طرح پاک کرتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کو میل کچیل سے پاک کرتی ہے۔[27]

(دوسری بستیوں کو کھانے سے مراد یہ ہے کہ اس کے رہنے والوں کی اللہ تعالیٰ اسلام کے ذریعے امداد فرمائیگا اور وہ اس کی برکت سے کثیر شہروں اور آبادیوں کو فتح کریں گے اور ان کے مال غنیمت کھائیں گے۔آپ کا تاکل القری فرمانا بر سبیل اختصار ہے)

☆۔۔۔عبدالرحمن بن ابی لَیلٰی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مدینہ پاک کو یثرب کا نام دیا وہ تین بار اللہ سے اِستِغفار کرے اور (کفّارے کے طور پر) دو مرتبہ مدینہ کہے۔[28]

☆۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی، آپ نے فرمایا: لوگ اسے یثرب کہتے ہیں حالانکہ یہ مدینہ ہے ناپاک لوگوں کو اس طرح (خود سے) دُور کرتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کچیل کو۔[29]

---

[22] (مسند الإمام أحمد بن حنبل، مُسْنَدُ أَبِي إِسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، 151/3، الحديث 1593، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ 2001م)

[23] (مسند الإمام أحمد بن حنبل، مُسْنَدُ أَبِي إِسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، 151/3، الحديث 1593، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ 2001م)

[24] (صحيح البخاري، كتاب فَضَائِلِ المَدِينَةِ، بَابٌ: المَدِينَةُ تَنْفِي الخَبَثَ، 23/3، الحديث 1876، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

[25] (صحيح البخاري، كتاب فَضَائِلِ المَدِينَةِ، باب: الإِيمَانُ يَأْرِزُ إِلَى المَدِينَةِ، 22/3، الحديث 1880، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

[26] (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى، الباب الثاني، يخلق الإنسان من تربة الأرض التي يدفن فيها، 38/1، دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة: الأولى 1419)

[27] (صحيح البخاري، كتاب فَضَائِلِ المَدِينَةِ، بَابُ فَضْلِ المَدِينَةِ وَأَنَّهَا تَنْفِي النَّاسَ، 20/3، الحديث 1871، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

[28] (المصنف، كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ، بَابُ سُكْنَى الْمَدِينَةِ، 267/9، الحديث 17167، المكتب الإسلامي بيروت، الطبعة: الثانية، 1403)

[29] (صحيح البخاري، كتاب فَضَائِلِ المَدِينَةِ، بَابُ فَضْلِ المَدِينَةِ وَأَنَّهَا تَنْفِي النَّاسَ، 20/3، الحديث 1871، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

## حکایت:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ ایک اعرابی مدینہ پاک آیا۔اس نے اسلام کیلئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ پھر واپس چلا گیا پھر نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری بیعت توڑ دیجئے آپ نے انکار فرمایا وہ پھر آیا اور کہا میری بیعت توڑ دیجئے آپ نے انکار فرمایا پھر آیا اور کہا: میری بیعت توڑ دیجئے آپ نے انکار فرمایا اعرابی چلا گیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ بھٹی کی مانند ہے ناپاک کو دور کرتا ہے اور پاک کو نکھارتا ہے۔[30]

## تبصرہ اویسی غفرلہ:

یہی کیفیت آج بھی ہے کہ کچھ لوگ دور دراز سے عمرہ کیلئے آتے ہیں عمرہ کر کے مدینہ پاک پہنچتے ہی یہاں سے چلے جانے کیلئے بے قرار ہو جاتے ہیں۔ فقیر کو کافی عرصہ ہوا ہے بار بار مدینہ طیبہ حاضری نصیب ہوئی ہے آنکھوں سے دیکھا ہے کہ بعض بد قسمت مدینہ پاک پہنچتے ہی فوراً واپس چلے جاتے ہیں پوچھنے پر جواب دیتے ہیں کہ ہمارا وہاں جی نہیں لگا اور بہت سے خوش نصیب وہ بھی ہیں کہ وہ مدینہ پاک پہنچ کر واپسی کا نام تک نہیں لیتے۔

☆۔۔۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس نے اہلِ مدینہ کو خوفزدہ کیا، اس کو اللہ تعالیٰ اس طرح جہنم کی آگ میں پگھلائے گا جس طرح نمک پانی میں گُھل جاتا ہے۔[31]

☆۔۔۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کوئی جبار مدینہ پاک سے برائی کا ارادہ کرے اللہ تعالیٰ اس کو یوں ختم فرمادے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے اور جس نے مدینہ کی مصیبت اور سختی پر صبر کیا میں قیامت کے روز اس پر گواہ ہوں گا اور اس کی شَفاعت کروں گا۔[32]

☆۔۔۔حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اس کے (مدینہ کے) ساتھ برائی کا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ اس کو یوں مٹادے گا جیسے نمک پانی میں مل کر مٹ جاتا ہے۔[33]

☆۔۔۔عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اہلِ مدینہ سے برائی کا ارادہ کرے اللہ تعالیٰ اس کو آگ میں ایسے پگھلائے گا جیسے سیسہ پگھلتا ہے یا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔[34]

---

[30] (صحيح البخاري، كِتَابُ الأَحْكَامِ، بَابُ مَنْ بَايَعَ ثُمَّ اسْتَقَالَ البَيْعَةَ، 79/9، الحديث 7211، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

[31] (حلية الأولياء، عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَمِنْهُمُ الْإِمَامُ الرَّضِيُّس، 42/9، الحديث 1387، دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت)

[32] (المسند المستخرج على صحيح الإمام مسلم، كِتَابُ الْحَجِّ، بَابٌ فِي حُرْمَةِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، 46/4، الحديث 3191، دار الكتب العلمية بيروت–لبنان، الطبعة: الأولى، 1417هـ 1996م)

[33] (صحيح مسلم، كِتَابُ الْحَجِّ، بَابُ مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ أَذَابَهُ اللهُ، 1008/2، الحديث 1387، دار إحياء التراث العربي بيروت)

[34] (مسند الإمام أحمد بن حنبل، مُسْنَدُ أَبِي إِسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، 158/3، الحديث 1606، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ 2001 م)

☆۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اس شہر یعنی شہرِ مدینہ کے لوگوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ اس کو یوں پگھلادے گا جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔[35]

☆۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس نے اسکے (مدینہ کے) ساتھ برائی کا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ اس کو نمک کے پانی میں گھلنے کی طرح گھلادے گا۔[36] بعض صحابہ کرام نے کہا کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اہلِ مدینہ کو خوفزدہ کیا اللہ تعالیٰ اس کو خوف میں گرفتار کردے گا۔[37]

## زائرِ مدینہ کی شفاعت کا خصوصی کوٹہ

مولی الزبیر نے خبر دی کہ وہ فتنہ (سختی) کے زمانے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ آپ کی ایک آزاد کردہ کنیز آئی اس نے آپ کو سلام کیا اور کہا: اے ابوعبدالرحمن میں نے مدینہ سے چلے جانے کا فیصلہ کیا ہے کیونکہ وقت ہم پر بہت تنگ ہو گیا ہے۔ حضرت عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا: بے وقوف یہیں بیٹھی رہ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی للہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو کوئی صبر کرے گا مدینہ کی مصیبت اور سختی پر، تو قیامت کے روز میں اس کیلئے شفیع بنوں گا یا شہید بنوں گا۔[38]

☆۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو صبر کرے گا مدینہ کی مصیبت اور سختی پر تو قیامت کے روز میں اس کیلئے شفیع بنوں گا یا شہید بنوں گا۔[39]

☆۔۔۔عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ثابت قدم رہے مدینہ کے قیام میں اور صبر کرے اس کی مصیبت اور سختی پر تو میں قیامت کے روز اس کیلئے شہید اور شفیع بنوں گا۔[40]

### مدینہ پاک کا باسی خوش نصیب ھے:

☆۔۔۔ہشام بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص. مدینہ منورہ سے منہ پھیر کر نہیں نکلتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کا بہتر بدل وہاں بھیج دیتا ہے۔[41]

---

([35]) (مسند الإمام أحمد بن حنبل، مُسْنَدُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، 452/13، الحديث 8089، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ 2001 م)

([36]) (مسند الإمام أحمد بن حنبل، مُسْنَدُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، 177/13، الحديث 7755، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ 2001 م)

([37]) (المصنف، كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ، مَنْ أَخَافَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ، 264/9، الحديث 17158، المكتب الإسلامي – بيروت، الطبعة: الثانية، 1403)

([38]) (المسند المستخرج على صحيح الإمام مسلم، كِتَابُ الْحَجِّ، بَابٌ فِي حُرْمَةِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، 45/4، الحديث 3187، دار الكتب العلمية بيروت – لبنان، الطبعة: الأولى، 1417هـ 1996م)

([39]) (المسند المستخرج على صحيح الإمام مسلم، كِتَابُ الْحَجِّ، بَابٌ فِي حُرْمَةِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، 46/4، الحديث 3191، دار الكتب العلمية بيروت – لبنان، الطبعة: الأولى، 1417هـ 1996م)

([40]) (المسند المستخرج على صحيح الإمام مسلم، كِتَابُ الْحَجِّ، بَابٌ فِي حُرْمَةِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، 37/4، الحديث 3166، دار الكتب العلمية بيروت – لبنان، الطبعة: الأولى، 1417هـ 1996م)

([41]) (موطأ الإمام مالك، كتاب الجامع، باب ما جاء في سكنى المدينة والخروج منها، 56/2، الحديث 1850، مؤسسة الرسالة، سنة النشر: 1412 هـ)

☆۔۔۔سفیان ابن ابی زہیر المیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: یمن فتح ہوگا تو ایک ایسی قوم آئے گی جو مدینہ منورہ سے اپنے مال مویشی کو ہانک لے جائے گی اور اپنے اہل وعیال اور زیرِاطاعت لوگوں کو اٹھالے جائے گی حالانکہ اگروہ جانتے ہوتے تو مدینہ ان کیلئے بہتر ہے۔آپ نے شام اور عراق کے بارے میں بھی اس طرح فرمایا۔[42]

## تبصرہ اویسی غفرلہ:

ان روایات میں ایک طرف مدینہ پاک میں رہائش کی ترغیب(رغبت دلانا) ہے تو دوسری طرف علمِ غیب کا اظہار ہے کہ ایک عرصہ کے بعد یمن و شام اور عراق فتح ہوں گے تو کچھ اہلِ مدینہ وہاں چلے جائیں گے۔(چنانچہ ایسے ہوا کہ یہ ممالک فتح ہوئے اور بہت سے اہل مدینہ یہاں سے چلے گئے اور اپنا اصل منشامبارک کا اظہار فرمادیا کہ ان کیلئے بہتر تھا کہ وہ مدینہ پاک کونہ چھوڑتے۔)اس میں آپ کی آرام گاہ شریف کی فضیلت کا اظہار بھی ہے جو کہ مدینہ پاک میں مرے وہ قیامت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اُٹھے گا۔

## کثرتِ اسماء:

مدینہ طیبہ کی یہ بہت بڑی فضیلت ہے کہ اس کے اَسماء کثرت پر مشتمل ہیں اور ناموں کی کثرت ہی ظاہر کررہی ہے کہ اس شہر شریف کی کتنی عظمت ہے۔ اسماءالٰہی عز شانہ اور القاب حضرتِ رسالت پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا پتا چلتا ہے کہ جس کے نام زیادہ ہیں اس کی رِفعت وعظمت بھی زیادہ ہے خاص کر ایسے وقت میں کہ ایک نام مُشتَق ہو ایک ماخَذ شریف سے اور اس بات کی خبر ہو کہ اس سے ایک صفت عظیم پیدا ہوتی ہے روئے زمین کا کوئی شہر ایسا نہیں ہے کہ جس کے نام اس درجہ کثرت کو پہنچے ہوں جیسے کہ مدینہ پاک کے نام ہیں۔ بعض علماء نے کوشش کرکے تقریباً ایک سو اور بعض نے کم وزیادہ اس حد تک جمع کئے ہیں ان تمام کو فقیر نے ''**محبوبِ مدینہ**'' میں جمع کیا ہے جن کی دلالت اس مکان کی شَرافت اَظهَر مِنَ الشَّمس(سورج سے بھی روشن) ہے اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت کو شاملِ حال کرتے ہوئے میں عرض کرتا ہوں کہ جو نام سیدِ کائنات آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پسندیدہ اور محبوب ہے وہ طابہ اور مدینہ اور طَیِّبہ تشدید کے ساتھ اور طایبہ ہے تمام مُشتَقات اس مادہ سے ملاحظہ تعظیم اور انتہائے ادب کا خصوصیت کو چاہتا ہے لیکن ممکن ہے کہ اس مقام پر کسی دلالت کا پایا جانا جواز پر وُسعَت اور عمومیت کی گنجائش رکھتا ہو۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور ناموں کا بولنا اس کی طہارت کے سبب ہے اس لئے کہ شرک کی نَجاست سے یہ سرزمین پاک ہے اور طَبائع سلیمہ(ذوقِ سلیم) کے موافق ہے نیز اس کی آب وہوا نہایت پاکیزہ ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ :اس بُقعَہ(قطعۂ ارض مدینہ) شریف کے رہنے والے اس کی مٹی اور اس کے درودیوار سے ایسی عمدہ خوشبو پاتے ہیں جس کی مثل میں دنیا کی کوئی خوشبو پیش نہیں کرسکتے یہاں کے ساکنان (رہائش پزیروں) کے سوار اور صادِ قان و محبّان مُشتاق کے شائبہ ذوق میں بھی تھوڑی خوشبو پہنچتی ہے چنانچہ ابی عبداللہ عَطّار نے کہا ہے:

بطیب رسول اللہ طاب نسیمها     فما للمسك والکافور و الصندل الرطب

**ترجمہ:** بوجہ خوشبورسول اللہ صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خوشبودار ہوگئی ہوا اسکی۔پس نہیں ہے ایسی خوشبو مشک اور کافور اور صندل رطب میں۔

---

[42] (موطأ الإمام مالك،كتاب الجامع،باب ما جاء في سكنى المدينة والخروج منها،2/57،الحديث 1851 ،مؤسسة الرسالة،سنة النشر: 1412ھ)

شبلی ایک صاف باطن اور اہلِ دل علماء میں سے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ : مدینہ پاک کی مٹی میں ایک خاص خوشبو ہے جو کسی دوسرے شہر میں نہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے فقیر کی کتاب **محبوب مدینہ**۔

## آرام گاہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے فضائل

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے حج کیا پھر میری قبر کی زیارت کی میرے وصال کے بعد، تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے میری حیات ظاہری میں میری زیارت کی۔ [43]

**فائدہ:** حضور علیہ السلام نے اپنی قبر کو سجدہ گاہ بنانے سے منع فرمایا ہے اور اسے زیارت گاہ بنانے کی تاکید فرمائی ہے۔

**ازالہ وھم:** نجدی وہابی زیارتِ مدینہ اور زیارت روضۂ رسول علی صاحبہا الصلوۃ والسلام سے روکتے ہیں وہ بڑی شدید غلطی میں مبتلا ہیں۔ انہیں چاہئے کہ وہ احادیث پر غور کریں تاکہ ان کی کج فہمی (غلط فہمی) کی اِصلاح ہو۔ اس کی مزید تفصیل آئے گی ان شاء اللہ ۔

**نکتہ:** حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قبر کی زیارت کا حکم دیا ہے اور زیارت اسی وقت مستحق ہو گی جب زیارت کرنے والا آپکی قبر کی طرف رُخ کر کے کھڑا ہو گا اور جو پُشت کر کے کھڑا ہو، اس کے اس عمل کو زیارت نہیں کہہ سکتے بلکہ اس کا یہ عمل بتا رہا ہے کہ وہ بے ادب بھی ہے اور فہمِ حدیث (حدیث کو سمجھنے) سے عاری (خالی) بھی۔

**نکتہ:** حضور علیہ السلام نے یہاں اپنی قبرِ انور کی زیارت کرنے والے کو اس شخص کی مانند قرار دیا ہے جو آپ کی حیاتِ ظاہری میں آپ کی زیارت کرے تو اس سے جہاں زیارت کرنے والے کیلئے بہت بڑے اجر و ثواب کا پتا چلتا ہے وہیں یہ بھی پتا چلتا ہے کہ قبرِ انور کی زیارت کرنے والے کو وہ تمام تر آداب پیشِ نظر رکھنے چاہئیں جو آداب آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں آپ کی زیارت کرنے والے یعنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم پیش نظر رکھتے تھے۔

**فائدہ:** زیارتِ مزار شریف کے متعلق فُقہا محدثین نے فرمایا کہ

---

([43]) (المعجم الأوسط، من اسمه جعفر، 351/3، الحديث 3376، دار الحرمين القاهرة)

علقمة والأسود وعمرو بن ميمون أنهم بدؤوا بالمدينة قبل مكة،[44]

قال العبدي من المالكية في شرح الرسالة زيارة قبر النبي صلّى الله عليه وسلّم لزمه الوفاء و[45] سيأتي إذا نذر زيارة قبر النبي صلّى الله عليه وسلّم لزمه الوفاء بذلك وجها واحدا،[46]

**ترجمہ:** علقمہ، اسود اور عمرو بن میمون سے منقول ہے کہ حضرات مدینہ منورہ سے ابتداء کرتے اور امام مالک کے پیروں میں سے جناب عبدی سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ مدینہ منوہ کی طرف روانہ ہوتا تاکہ وہاں پہنچ کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبرانور کی زیارت کی جائے یہ کعبہ سے افضل ہے اور عنقریب آرہاہے کہ جس شخص نے نذر مانی کہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبرِانور کی زیارت کروں گا تو اسے اپنی نذر لازماً پوری کرنا پڑے گی۔ بعض سَلف کا یہ مذہب ہے کہ حج پر جانے والا پہلے مدینہ منورہ سے اس کی ابتداء اور آغاز کرے۔ بعض صحابہ کرام سے بھی یہ عمل ثابت ہے کہ انہوں نے حج کیلئے مدینہ منورہ سے احرام باندھا اور اس کے بارے میں انہوں نے فرمایا: ہم وہاں سے احرام باندھیں گے جہاں سے سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا تھا۔

**فائدہ:** سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آرامگاہ یعنی آپ کے روضۂ مقدَّسہ کی زیارت کی نیت سے مدینہ منورہ کا سفر کرنا بہت ہی بابرکت اور افضل عمل ہے۔

**انتباہ:** ابن تیمیہ اور اس کے مقلدین نجدی وہابی مزارِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی گنبدِ خضراء کے سفر کو مذکورہ نیت کے ساتھ طے کرنے کی مُمانَعت (منع) کرتے ہیں اور صرف مسجد نبوی کی خاطر نیت کرکے سفر کرنا جائز قرار دیتے ہیں اور اس اصلی مقصود کی نیت کرنے والا اگر مسجد نبوی کی زیارت کے تحت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر حاضری دے لیتا ہے تو اسے جائز کہتے ہیں۔ انکی دلیل وہ حدیث ہے جس میں تین مساجد کی طرف بہ نیت زیارت سفر کرنے کی اجازت ہے ان کے سوا مُمانَعت ہے وہ تین مساجد مسجد الحرام، مسجد الاقصیٰ اور مسجد نبوی ہیں۔[47]

**جواب:** اس حدیث شریف کے جواب میں علمائے محققین کے رسالے اور کتابیں بے شمار موجود ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ مذکورہ تین مساجد کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف اس نیت سے سفرِ زیارت کرنا کہ اس مسجد کی عظمت وشان بھی ان تین جیسی ہے اس نیت سے سفر کرنا ناجائز وحرام ہے۔ ورنہ سفر کے تمام دروازے بند ہو جائیں گے۔ سلفِ صالحین جن کا معمول ابھی ہم نے ذکر کیا ہے ان کے اس عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ حج کرنے والا اگر جانبِ مدینہ (مدینہ کی طرف) آئے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری سے اس سفر مبارک کی ابتداء کرے تو یہ افضل طریقہ ہے وجہ یہ ہے کہ جو شخص سرکار مدینہ صل اللہ تعالیٰ علیہ سلم کی قبرانور کی زیارت کی غرض سے حاضر بارگاہِ نبوی ہوتا ہے اس کے بارے میں خود رسالتِ مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي[48] یعنی: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کیلئے میں ضرور شفاعت کروں گا۔

---

([44]) (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى. التاسعة والسبعون: ذهب بعض السلف إلى تفضيل البداءة بالمدينة قبل مكة،، 70/1. دار الكتب العلمية بيروت. الطبعة: الأولى 1419)

([45]) (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى. الباب الثامن في زيارة النبي صلى الله عليه وسلم. الفصل الثاني في بقية أدلة الزيارة، 192/4. دار الكتب العلمية بيروت. الطبعة: الأولى 1419)

([46]) (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى. السادسة والثمانون: إذا نذر زيارة قبر النبي صلّى الله عليه وسلّم لزمه الوفاء بذلك وجها واحدا،، 73/1. دار الكتب العلمية بيروت. الطبعة: الأولى 1419)

([47]) (صحيح البخاري. كتاب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة. بَابُ فَضْلِ الصَّلاَةِ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ وَالمَدِينَةِ. 60/2. الحديث 1189، دار طوق النجاة. الطبعة: الأولى، 1422هـ)

([48]) (شعب الإيمان. المناسک. بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ. 51/6. الحديث 3862، مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض. الطبعة: الأولى، 1423 هـ 2003م)

اور بزاز نے عبدالرحمن بن زیاد اور ان کے والد کے واسطہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے ایک مرفوعاً روایت ذکر کی ہے: من زار قبري حلت له شفاعتي[49] جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کیلئے میری شفاعت حلال ہو گئی۔ (جواہر البحار، ج ۴، ص ۲۹)

طبرانی اور دار قطنی وغیرہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مرفوعاً روایت ہے:

مَنْ جَاءَنِي زَائِرًا لَا يَعْلَمُهُ حَاجَةً إِلَّا زِيَارَتِي كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ أَكُونَ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ[50]

**ترجمہ:** جو شخص میرے حضور (پاس) زیارت ہی کی غرض سے آیا اس کی اور کوئی حاجت نہ تھی تو مجھ پر یہ فرض ہو گیا کہ میں کل قیامت کے دن اس کی شفاعت کرنے والا ہوں۔

ابنِ عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے ہی روایت ہے:

قال صلّى الله عليه وسلم من جاءني زائراً لا يهمه إلا زيارتي كان حقاً علي أن أكون له شفيعاً قال العراقي: رواه الطبراني من حديث ابن عمر وصححه ابن السكن[51]

**ترجمہ:** جو شخص میری زیارت کی خاطر حاضر ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا یہ حق ہو گیا کہ میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کرنے والا ہوں گا۔

اس روایت کی ابن سکن نے تصحیح فرمائی ہے۔

ایک اور روایت ہے:

ولأبي جعفر العقيلي عن رجل من آل الخطاب، مرفوعاً: من زارني متعمداً، كان في جواري يوم القيامة، ومن سكن المدينة وصبر على بلائها، كنت له شهيداً أو شفيعاً يوم القيامة. وللدارقطني عن رجل من آل حاطب عن حاطب مرفوعاً: من زارني بعد موتي فكأنما زار في حياتي، ومن مات بأحد الحرمين بعث من الآمنين يوم القيامة»[52]

**ترجمہ:** جناب ابو جعفر عقیلی آل خاطر کے ایک مرد سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قصداً اور ارادۃً میری زیارت کی، وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہو گا اور جس نے مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی اور اسکی سختیوں پر صبر کیا، میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور اس کی شفاعت کرنے والا ہوں گا۔ جناب حاطب سے مرفوعاً روایت ہے فرمایا: جس نے میری وصال کے بعد میری زیارت کی گویا اس نے میری ظاہری زندگی میں میری زیارت کی اور جو شخص مدینہ منورہ یا مکہ شریف میں کسی ایک کے حرم میں مرے گا وہ قیامت میں امن والے لوگوں میں اٹھایا جائے گا۔

(جواہر البحار، ج ۴ ص ۲۹)

---

([49]) (جواهر البحار في فضائل النبي المختار، فضل الزيارة والمسجد النبوي، 42/4، دار الكتب العلمية)

([50]) (المعجم الكبير، سالم عن ابن عمر، 291/12، الحديث 13149، مكتبة ابن تيمية القاهرة)

([51]) (تخريج أحاديث إحياء علوم الدين، 772 (وقال صلّى الله عليه وسلم من جاءني، 666/2، الحديث 772، دار العاصمة للنشر، الطبعة: الأولى، 1408 هـ 1987 م)

([52]) (جواهر البحار في فضائل النبي المختار، فضل الزيارة والمسجد النبوي، 43/4، دار الكتب العلمية)

## احناف کا موقف:

قالت الحنفية زيارة قبره صلی الله تعالی علیه وسلم من افضل المندويات والمستحبات بل تقرب من درجات الواجبات[53]

**ترجمہ:** احناف کہتے ہیں کہ سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی زیارت مُستحبّات و مندوبات میں سے افضل عمل ہے بلکہ یہ تو واجبات کے درجہ کے قریب ہے۔ (جواہر البحار، ج ۴، ص ۱۳)

عن أنس، مرفوعاً: من زارني ميتاً فكأنما زارني حياً، من زار قبري وجبت له شفاعتي يوم القيامة، وما من أحد من أمتي له سعة، ثم لم يزرني فليس له عذر[54] (جواہر البحار، ج ۴، ص ۲۹)

**ترجمہ:** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مرفوعاً روایت ہے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے وصال کے بعد میری زیارت کی اس نے گویا میری زندگی میں میری زیارت کی جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کیلئے قیامت کے دن میری شفاعت لازم ہوگی اور میری امت کے ہر اس شخص کو جسے اللہ تعالی نے مالی وُسعت و گنجائش عطا فرمائی پھر اس نے میری زیارت نہ کی تو اس کیلئے کوئی عُذر نہیں۔ (مطلب یہ کہ حج کرنے آیا اور فراغت کے بعد یا حج پر آنے سے قبل قبر انور کی جو شخص زیارت نہیں کرتا حالانکہ مالی طور پر اس کے پاس اخراجات کیلئے رقم موجود تھی اگر اس سے کل قیامت کو پوچھا گیا کہ تو نے ہمارے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی کی قبر انور کی حاضری کیوں نہ دی؟ تو اس کے جواب میں وہ عذر بھی پیش کرے گا تو وہ نہیں سنا جائے گا) اس کی نظیر (مثال) یہ حدیث ہے:

عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَنَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ خَطِئَ طَرِيقَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»[55]

**ترجمہ:** امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ اپنے والد حضرت امام باقر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے سامنے میرا ذکر کیا جاتا ہے پھر وہ مجھ پر صلوۃ وسلام پڑھنا بھول جاتا ہے اس نے جنت کا راستہ گنوا دیا۔

**فائدہ:** مذکورہ روایات سے روزِ روشن کی طرح عیاں (واضح) ہے کہ حضور خَتمی مرتبت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے روضہ اقدس کی زیارت اعلیٰ و افضل عمل ہے۔ ایسی روایت کو موضوع قرار دینا اور جس طرح بَن پڑے اس عمل سے روکنا اَزَلی (بہت پرانی) بد بختی ہے، بُغضِ رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی واضح علامت ہے مانعینِ زیارت روضہ رسول کے ہاں لے دے کے اگر کوئی آڑ ہے تو روایت لا تشدو الرجال الا مساجد الثلاثه ہے۔

لیکن اس روایت کا مفہوم بالکل وہ نہیں ہے جو ان لوگوں نے بنا رکھا ہے یعنی روضہ رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی زیارت کرنا اور اس کیلئے نیت کر کے اس طرح روانہ ہونا منع ہے جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں۔

---

[53] (جواهر البحار في فضائل النبي المختار، فضل الزيارة والمسجد النبوي، 46/4، دار الكتب العلمية)

[54] (جواهر البحار في فضائل النبي المختار، فضل الزيارة والمسجد النبوي، 43/4، دار الكتب العلمية)

[55] (المصنف في الأحاديث والآثار، كِتَابُ الْفَضَائِلِ، بَابُ مَا أَعْطَى اللَّهُ تَعَالَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، 326/6، الحديث 31793، مكتبة الرشد الرياض، الطبعة: الأولى، 1409)

# مزارِ رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی زیارت کا قرآنی فیصلہ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا

**ترجمہ:** اور اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں وہ آپ کے پاس حاضر ہوں پھر وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی چاہیں اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ان کی معافی طلب فرمائیں تو یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

**فائدہ:** آیتِ مذکورہ میں گناہگاروں کیلئے قبولیت توبہ کا ایک حتمی اور یقینی طریقہ سکھایا گیا ہے وہ بارگاہِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر طلبِ مغفرت کرنا اور مغفرت کے طالب کیلئے سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سفارِش کرنا۔ بارگاہ رسالت میں حاضری اس وقت تک بنفس نفیس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کی صورت میں تھی جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنفسِ نفیس زمین پر رونَق اَفروز (ظاہری طور پر حیات) تھے اور جب آپ کا وِصال (انتقال) ہو گیا تو پھر حاضر ہونے کا مطلب آپ کے روضہ اَطہر پر حاضر ہونا ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ قیامت تک گنہگاروں کو اپنے گناہوں کی معافی کیلئے اللہ تعالیٰ نے روضۂ رسول پر حاضری دینے کی خوشخبری دی ہے اور دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ حاضری دینے والے کیلئے قبولیتِ توبہ کیلئے یہ بھی شرط ہے کہ اس پر سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی راضی ہوں اگر آپ ناراض ہیں تو اس کیلئے آپ سفارش نہیں فرمائیں گے لہذا حُسنِ عقیدت اور محبتِ مصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبولیتِ توبہ کیلئے لازمی شرط ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر زائر (زیارت کرنے والے) کو جانتے پہچانتے ہیں اور اس کے عقیدہ و نیت پر بِاِذنِ اللہ مُطَّلِع (آگاہ) ہیں۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط

**اِستدلال:** آیت مذکورہ سے ان حضرات نے اِستدلال کیا اور اسے حجت پکڑا جو روضۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حاضری دینا اور اس کی نیت سے روانہ ہونا مباح بلکہ مستحاب میں اعلیٰ درجہ کا مستحب کہتے ہیں۔ دیابنہ (جو اکثر اس فعل کے مانعین ہیں) میں سے ایک مشہور دیوبندی محدث ظفر احمد عثمانی نے اعلاء السفن میں زیارت روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قائلین کی دلیل یوں بیان کی ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ سے قبر انور کی زیارت کو جائز قرار دینے والوں نے اس کے استحباب کا اِستدلال کیا ہے۔[56] طریقہ اِستدلال یہ ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصال شریف کے بعد اپنی قبر انور میں زندہ ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں صراحتاً موجود ہے: الأنبياءُ أحياءٌ في قُبورِهِم تمام پیغمبرانِ عظام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ اس حدیث کو امام بیہقی نے صحیح کہا ہے اور اس کے متعلق پوری ایک جلد تحریر فرمائی ہے۔ استاد ابو منصور بغدادی نے کہا کہ ہمارے اَصحاب میں سے جو حضرات مُحقّقِین و متکلمین ہیں ان سب کا یہی کہنا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وِصال کے بعد بالکل زندہ ہیں۔[57]

---

([56]) إعلاء السنن، كِتَابُ الحج، باب فی زیارة قبر النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، 512/10، تحت الحديث 3062، ادارة القران كراتشی، الطبعة: الثالثة، 1410ھ

([57]) إعلاء السنن، كِتَابُ الحج، باب فی زیارة قبر النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، 498/10، ادارة القران كراتشی، الطبعة: الثالثة، 1410ھ

## حکایت۔۔۔ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے صحیح روایت ہے انہوں نے جب سرکار دوعالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی قبرانور پر حاضر ہوکر اپنا چہرہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی قبرانور پر رکھا مروان نے جب یہ دیکھا تو انہیں اٹھایا اور پوچھنے لگا یہ کیا کر رہے ہو؟ جب جناب ابوایوب انصاری نے اپنا چہرہ اٹھایا تو مروان نے پہچان لیا۔ مروان کو آپ نے جواب دیا: جِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ آتِ الْحَجَرَ [58] (مجمع الزوائد، ج ۳، ص ۲)

**یعنی:** میں حضور ختمی مرتبت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا ہوں کسی پتھر یا اینٹ کے پاس نہیں۔

لہذا ثابت ہوا کہ آیتِ مذکورہ کا حکم ابھی باقی ہے اور آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے وصال شریف کے ساتھ حکم ختم نہیں ہوگیا۔ اسلئے ہر آدمی کو چاہئے کہ جس نے اپنے اوپر گناہوں کا بوجھ لا دلیا ہے وہ رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی قبرانور کی زیارت کرے اور وہاں بیٹھ کر اللہ تعالی سے اِستِغفار کرے۔ اس کیلئے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بھی اِستِغفار کریں گے۔

## آرامگاہ رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی زیارت میں مذاہب:

شوکانی نے کہا: وَقَدْ اخْتَلَفَتْ فِيهَا أَقْوَالُ أَهْلِ الْعِلْمِ ، فَذَهَبَ الْجُمْهُورُ إلَى أَنَّهَا مَنْدُوبَةٌ ، وَذَهَبَ بَعْضُ الْمَالِكِيَّةِ وَبَعْضُ الظَّاهِرِيَّةِ إلَى أَنَّهَا وَاجِبَةٌ وَقَالَتْ الْحَنَفِيَّةُ : إنَّهَا قَرِيبَةٌ مِنْ الْوَاجِبَاتِ [59]

**ترجمہ:** حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی قبرانور کی زیارت کرنے کے مسئلہ میں اہل علم کے مختلف اقوال ہیں جمہور کا یہ مذہب ہے کہ یہ مندوب ہے ظاہر یہ اور بعض مالکیہ اس کو واجب کہتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ واجبات کے قریب قریب ہیں۔

(نیل الاوطار، ج ۵، ص ۱۷۸ مطبوعہ مصر)

حضور صل اللہ تعالی علیہ سلم اپنی قبرانور میں زندہ ہیں اور اس پر بہت سی صحیح اَحادیث شاہد ہیں اور جس گھر یا جگہ میں کوئی زندہ شخص قیام رکھتا ہو اس کی زیارت کیلئے جانے میں کوئی مُمانَعت نہیں کیونکہ اس مُمانَعت پر قرآن وحدیث میں کوئی دلیل نہیں ہے۔

## آرام گاہِ رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی زیارت کا قرآنی ثبوت

اللہ تعالی فرماتا ہے کہ {وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ} [النساء: 100] الْآيَةَ ، وَالْهِجْرَةُ إلَيْهِ فِي حَيَاتِهِ الْوُصُولُ إلَى حَضْرَتِهِ كَذَلِكَ الْوُصُولُ بَعْدَ مَوْتِهِ [60] (نیل الاوطار، ج ۵ ص ۱۷۸)

**ترجمہ:** اور جو بھی اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی طرف ہجرت کر گیا الآیۃ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی طرف ہجرت آپ کی حیات ظاہرہ میں آپ کی ذات مقدّسہ کی طرف اور بعد از وِصال آپ کے روضہ مقدّسہ کی طرف جانے کا نام ہے۔

---

[58] (المصنف في الأحاديث والآثار ، كِتَابُ الْخِلَافَةِ ، بَابُ وِلَايَةِ الْمَنَاصِبِ غَيْرَ أَهْلِهَا ، 245/5 ، الحديث 9252 ، مكتبة الرشد الرياض ، الطبعة: الأولى ، 1409)

[59] (نيل الأوطار ، كِتَابُ الْمَنَاسِكِ ، بَابُ تَحَلُّلِ الْمُحْصَرِ عَنْ الْعُمْرَةِ بِالنَّحْرِ ، 113/5 ، دار الحديث ، مصر ، الطبعة: الأولى ، 1413هـ 1993م)

[60] (نيل الأوطار ، كِتَابُ الْمَنَاسِكِ ، بَابُ تَحَلُّلِ الْمُحْصَرِ عَنْ الْعُمْرَةِ بِالنَّحْرِ ، 113/5 ، دار الحديث ، مصر ، الطبعة: الأولى ، 1413هـ 1993م)

**طریقہ اِستدلال:** یہ تو سب جانتے ہیں کہ ہجرت اپنا گھر بار چھوڑ کر کہیں جانا ہے اور اس کیلئے سفر لازمی ہے لہذا حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حیات ظاہرہ میں کوئی مکہ شریف سے حبشہ سے اور کوئی مختلف جگہوں سے آپ کی طرف سفر کرکے آتا تھا اور اس کا ارادہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری ہوتا تھا جب اس ارادہ سے سفرِ ہجرت اجرِ عظیم کا حامل ہے تو پھر آیتِ مذکورہ کے مفہوم کے مطابق اب بھی جو شخص کسی علاقہ سے مدینہ منورہ میں روضہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت سے سفر کرتا ہے وہ بھی اجر و ثواب کا مستحق ہوگا۔ لہذا اب زیارت قبر انور کیلئے سفر کرنا کم از کم مندوب ٹھہرے گا بعض مالکیہ اور ظاہریہ جو وجوبِ زیارت کے مُعتَقِد (قائل) ہیں ظفر احمد عثمانی دیوبندی نے ان کا اِستدلال ان الفاظ سے نقل کیا ہے:

واستدل القائلون بالوجوب بحديث من حج ولم يزرنی فقد جفاني قالو والجفاء للنبي محرم فتحب الزيارة [61]

(اعلاء السنن، ج ۱۰، ص ۴۹۴ کراچی)

**ترجمہ:** جو حضرات حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی قبر انور کی زیارت کے واجب ہونے کے قائل ہیں انہوں نے اس حدیث پاک سے اِستدلال کیا ہے: جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے یقیناً مجھ سے زیادتی کی اور حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دُکھ دینا حرام ہے لہذا زیارت قبر انور واجب ہوئی۔

اس کی مزید تفصیل و تحقیق فقیر کی تصنیف ''بعدِ وصال وسیلہ کا ثبوت'' پڑھئے۔

## آرامگاہِ رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی زیارت کی اَحادیث مبارکہ

۱۔۔۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي [62] یعنی جو شخص میری قبر کی زیارت کرے میری شفاعت اس کیلئے لازم ہوگئی۔

(رواہ الدار قطنی والبیہقی وغیرہا) (شفاء السقام ص ۲)

۲۔۔۔انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: من زار قبري حلت له شفاعتي [63]

**ترجمہ:** جو میری قبر کی زیارت کرے میری شفاعت اس کیلئے حلال ہوگی۔

۳۔۔۔انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ جَاءَنِي زَائِرًا لَا يَعْلَمُهُ حَاجَةً إِلَّا زِيَارَتِي كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ أَكُونَ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ [64]

---

[61] (نيل الأوطار، كِتَابُ الحج، ابواب الزيارة النبوية، 599/10، دار العلمية)

[62] (شعب الإيمان، المناسک، بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، 51/6، الحديث 3862، مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض، الطبعة: الأولى، 1423 هـ 2003 م)

[63] (جواهر البحار في فضائل النبي المختار، فضل الزيارة والمسجد النبوي، 42/4، دار الكتب العلمية)

[64] (المعجم الكبير، سالم عن ابن عمر، 291/12، الحديث 13149، مكتبة ابن تيمية القاهرة)

**ترجمہ:** جو شخص میری زیارت کو اس حال میں آئے کہ وہ میری زیارت کے سوا اور کوئی کام نہ کرے تو مجھ پر لازم ہو گا کہ میں قیامت کے روز اس کا سفارشی بنوں۔ (رواہ الطبرانی فی معجمہ الکبیر والدار قطنی فی امالیہ وابوبکر بن المقری فی معجمہ وصیحہ سعید بن السکن) (شفاء السقام ص ١٦)

۴۔۔۔اور انہی سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ وَفَاتِي فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي[65]

**ترجمہ:** جو شخص حج کرے پھر میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کرے تو گویا وہ میری زندگی میں میری زیارت کرتا ہے۔

(رواہ الدار قطنی فی سنن وغیرہ) (شفاء السقام، ص ٢٠)

۵۔۔۔اور انہی سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: من حج البيت ولم يزرني فقد جفاني[66]

**ترجمہ:** جو حج کرے اور میری زیارت نہ کرے تو وہ مجھ پر ظلم کرتا ہے۔ (رواہ ابن عدی فی الکامل وغیرہ) (شفاء السقام، ص ٢٧)

٦۔۔۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

«مَنْ زَارَ قَبْرِي» أَوْ قَالَ: «مَنْ زَارَنِي كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا وَمَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي الْآمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»[67]

**ترجمہ:** جو میری قبر کی زیارت کرے یا جو میری زیارت کرے میں اس کا سفارشی یا گواہ ہوں گا۔ (رواہ ابوداؤد الطیالسی فی مسندہ) (شفاء السقام، ص ٢٩)

٧۔۔۔فاروق اعظم کے خاندان کے ایک شخص سے مروی ہے کہ رسول اللہ صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

من زارني متعمدا كان في جواري يوم القيامة[68]

**ترجمہ:** جو شخص بالقصد میری زیارت کرے وہ قیامت کے روز میرے پڑوس میں ہو گا۔ (رواہ ابوجعفر العقیلی وغیرہ) (شفاء السقام ص ٣١)

٨۔۔۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: من حج فزار قبري بعد وفاتي كان كمن زارني في حياتي[69]

**ترجمہ:** جو کوئی میری وفات کے بعد میری زیارت کرے تو گویا میری زندگی میں وہ میری زیارت کرتا ہے۔

---

[65] (سنن الدارقطني، كِتَابُ الْحَجِّ، بَابُ الْمَوَاقِيتِ، 333/3، الحديث 2693، مؤسسة الرسالة، بيروت، الطبعة: الأولى، 1424 هـ 2004م)

[66] (كنز العمال، كِتَابُ الْحَجِّ، الباب الثالث: في العمرة وفضائلها واحكامها الفضائل، 135/5، الحديث 12368، مؤسسة الرسالة، بيروت، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/1981م)

[67] (مسند أبي داود الطيالسي، الْأَفْرَادُ عَنْ عُمَرَ، 66/1، الحديث 65، دار هجر مصر، بيروت، الطبعة: الأولى، 1419 هـ 1999م)

[68] (كنز العمال، كِتَابُ الْحَجِّ، الباب الثالث: في العمرة وفضائلها واحكامها الفضائل، 136/5، الحديث 12373، مؤسسة الرسالة، بيروت، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/1981م)

[69] (كنز العمال، كِتَابُ الْحَجِّ، الباب الثالث: في العمرة وفضائلها واحكامها الفضائل، 135/5، الحديث 12368، مؤسسة الرسالة، بيروت، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/1981م)

(رواہ الدار قطنی وغیرہ) (شفاء السقام، ص ۳۲ شرح شخاص، ج ۳، ص ۵۱۲)

۹۔۔۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

من حج حجة الإسلام، وزار قبري، وغزا غزوة، وصلى في بيت المقدس، لم يسأله الله فيما افترض عليه [70]

**ترجمہ:** جو شخص حج اسلام ادا کرے اور میری قبر کی زیارت کرے اور ایک لڑائی لڑے اور بیت المقدس میں مجھ پر درود بھیجے تو اللہ عزوجل اس سے اپنے فرائض کے بارے میں سوال نہیں کریگا۔ (رواہ الحافظ ابو الح الازوی في الثاني من فوائد) (شفاء السقام ص ۳۶)

۱۰۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: من زارنی بعد موتی فکانما زارنی و انا حی [71]

**ترجمہ:** جو میری وفات کے بعد میری زیارت کرے تو گویا وہ اس حال میں میری زیارت کرتا ہے کہ میں (دنیا میں) زندہ ہوں۔

(رواہ ابو الفتوح سعید بن محمد بن اسماعیل الیعقوبی) (شفاء السقام بص ۳۵)

۱۱۔۔۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

«من زارني بالمدينة محتسبا كنت له شهيدا وشفيعا يوم القيامة». [72]

**ترجمہ:** جو شخص مدینہ میں ثواب کی نیت سے میری زیارت کرے تو میں اس کے حق میں سفارشی اور گواہ ہوں گا۔

(ذکرہ ابن الجوزی فی مشیر العزم الساکن والد میاطی و ابن ہارون و غیرہا) (شفاء السقام، ص ۳۶ شرح شخاص، ج ۳ ص ۵۱۲)

۱۲۔۔۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

من زارني ميتاً فكانما زارني حياً و من زار قبرى و جبت له شفاعتي يوم القيامة مَا من أحد من أمتِي لَهُ سَعَة ثمَّ لم يزرني فَلَيْسَ لَهُ عذر [73]

**ترجمہ:** جو میری وفات کے بعد میری زیارت کرے وہ گویا میری ظاہری زندگی میں میری زیارت کرتا ہے اور جو میری قبر کی زیارت کرے اس کے حق میں قیامت کے روز میری شفاعت واجب ہو گئی اور میری امت سے جو شخص طاقت رکھے پھر میری زیارت نہ کرے تو اس کے لئے کوئی عذر نہیں ہو گا۔

(ذکرہ الحافظ ابو عبد الله محمد بن محمود ابن التجار في كتاب الدرة العميرية في فضائل المدينة) (شفاء السقام، ص ۳۷)

۱۳۔۔۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

([70]) (شفاء السقام، كِتَابُ الْحَجِّ، الحديث التاسع، 140/1، دار الكتب العلمية، ، الطبعة: الأولى، 1424 هـ 2004 م)

([71]) (جواهر البحار في فضائل النبي المختار، فضل الزيارة والمسجد النبوي، 43/4، دار الكتب العلمية)

([72]) (شعب الإيمان، المناسک، بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، 390/3، الحديث 4157، دار الكتب العلمية، بيروت لبنان، الطبعة: الأولى، 1421 هـ 2000 م)

([73]) (شفاء السقام، كِتَابُ الْحَجِّ، الحديث الثاني عشر، 35/1، دار الكتب العلمية، ، سنة الطباعة: 2006)

من زارني في مماتي كان كمن زارني في حياتي و من زارني حتى ينتهي الى قبري كنت له يوم القيامة شهيداً وشفيعاً[74]

**ترجمہ:** جو شخص میری وفات کے بعد میری زیارت کرے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو میری ظاہری زندگی میں میری زیارت کرتا ہے اور جو میری زیارت کرے یہاں تک کہ وہ میری قبر تک پہنچے تو میں قیامت کے روز اس کے حق میں گواہ یا سفارشی ہوں گا۔

(ذکرہ الحافظ ابو جعفر العقیلي في کتاب الشفاء) (شفاء السقام، ص ۳۸)

۱۴۔۔۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: من لم یزر قبري فقد جفاني[75]

**ترجمہ:** جو شخص میری قبر کی زیارت نہ کرے وہ مجھ پر ظلم کرتا ہے۔(ذکرہ الحافظ ابو عبداللہ ابن النجار ف الدرہ الثمینۃ) (شفاء السقام ص ۳۹)

۱۵۔۔۔حضرت بکر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

من اتى المدينة زائراً لي وجبت له شفاعتي يوم القيامة و من مات في احد الحرمين بعث آمناً[76]

**ترجمہ:** جو شخص میری زیارت کی غرض سے مدینہ آئے تو قیامت کے روز اس کے حق میں میری شفاعت واجب ہو گی اور جو حرمین میں سے کسی ایک میں فوت ہو جائے تو وہ امن کی حالت میں اٹھایا جائے گا۔(ذکرہ یحيٰ الحسن في اخبار المدینہ) (شفاء السقام، ص ۴۰)

۱۶۔۔۔اور مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: من حج الى مكة ثم قصدني في مسجدي كتب له حجتان مبرورتان[77]

**ترجمہ:** جو شخص مکہ میں حج کرے پھر میری مسجد میں میرا ارادہ کرے تو اس کیلئے دو مقبول حج لکھے جائیں گے۔ (جذب القلوب ج ۱۴۳)

۱۷۔۔۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

من زار قبر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان في جوار رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم[78]

**ترجمہ:** جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کرے وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پڑوس میں رہے گا۔

(جذب القلوب ص ۱۴۲)

---

[74] (شفاء السقام، کِتَابُ الْحَجِّ، الحدیث الثالث عشر، 36/1، دار الکتب العلمیة، سنة الطباعة: 2006)

[75] (شفاء السقام، کِتَابُ الْحَجِّ، الحدیث الرابع عشر، 37/1، دار الکتب العلمیة، سنة الطباعة: 2006)

[76] (شفاء السقام، الباب الاول، الحدیث الخامس عشر، 38/1، دار الکتب العلمیة، سنة الطباعة: 2006)

[77] (جذب القلوب فی دیار المحبوب، ترجمہ تاریخ مدینہ، باب چودہواں، بیان فضائل زیارت سید المرسلین ﷺ، 205/1، مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور، سن اشاعت 2000ء)

[78] (جذب القلوب فی دیار المحبوب، ترجمہ تاریخ مدینہ، باب چودہواں، بیان فضائل زیارت سید المرسلین ﷺ، 206/1، مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور، سن اشاعت 2000ء)

۱۸۔۔۔اور مروی ہے کہ رسول اللہ صل اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: من حج البيت و لم يزرني فقد جفاني[79]

**ترجمہ:** جو شخص بیت اللہ کا حج کرے اور میری زیارت نہ کرے تو وہ مجھ پر ظلم کرتا ہے۔(جذب القلوب ج ۱۴۳)

۱۹۔۔۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا:

ما من أحدٍ يُسلِّم عليّ إلا ردّ اللهُ عليّ روحي حتى أردّ عليه السلام[80]

**ترجمہ:** کوئی شخص میری قبر پر حاضر ہو کر مجھ پر سلام نہیں پیش کرتا مگر اللہ میری روح کو مجھے لوٹاتا ہے یہاں تک کہ میں اسکے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

(رواہ ابوداؤد فی سننہ) (شفاء السقام، ص ۴۰)

## ازالہ وہم وھابیہ وابن تیمیہ:

علمائے محققین نے زیارت روضۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی مندرِجہ بالا اَحادیث کریمہ کو مُستَند اور مُعتَبر قرار دیا ہے اور انہی اَحادیث مبارکہ کی وجہ سے مذاہبِ اربعہ کے ائمہ مجتہدین حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ نے حاضری سرکار کو سنتِ مؤکدہ قریب بواجب کہا ہے چنانچہ شیخ محدث دہلوی فرماتے ہیں:

اما ازانچہ بصریح لفظ زیارت وقوع یافتہ ابن اَحادیث است کہ از نقل ثقات بطریق متعدہ بعضے ازاں بدرجہ صحت رسیدہ و اکثر بمرتبئہ حسن آمدہ ثبوت یافتہ[81]

**ترجمہ:** زیارت کا لفظ جن اَحادیث میں صراحت واقع ہوا ہے وہ یہ حدیثیں ہیں جو ثِقہ راویوں سے متعدَّد طریق سے مروی ہے۔ان میں سے بعض حدیثیں صحت کے درجہ کو پہنچی ہوئی ہیں اور اکثر حدیثیں مرتبہ حَسن پر فائز ہیں۔(جذب القلوب، ص ۱۴۲)

اور امام تاج الدین سبکی فرماتے ہیں:

ثم ان الاحاديث التي جمعناها في زيارة بضعه عشر حديثاً مما فيه لفظ الزيارة غير ما يستدل به لها من احاديث آخر و تضافر الاحاديث يزيدها قوة حتى ان الحسن قديتر في بذلك الى درجه الصحيح[82]

---

79) (جذب القلوب فی دیار المحبوب، ترجمہ تاریخ مدینہ، باب چودہواں، بیان فضائل زیارت سید المرسلین ﷺ، 204/1، مطبوعہ نوری کتب خانہلاہور، سن اشاعت 2000ء)

([80])(شفاء السقام، الباب الثانی. فیما ورد من الاخبار و الاحادیث..39/1. دار الکتب العلمیة، .سنة الطباعة: 2006)

81) (جذب القلوب فی دیار المحبوب، ترجمہ تاریخ مدینہ، باب چودہواں، بیان فضائل زیارت سید المرسلین ﷺ، 203/1، مطبوعہ نوری کتب خانہلاہور، سن اشاعت 2000ء)

([82])(شفاء السقام، الباب الاول. فی الاحادیث الواردة فی الزیارة.14/1، دار الکتب العلمیة، .سنة الطباعة: 2006)

**ترجمہ:** پھر زیارت مدینہ کے متعلق جو حدیثیں ہم نے جمع کی ہیں ان کی تعداد چودہ ہے اور یہ ان دوسری حدیثوں کے علاوہ ہے جن سے زیارت پر اِستدلال ہو سکتا ہے اور حدیثوں کی کثرت ان کی قوت کو بڑھادیتی ہے۔ یہاں تک کہ کثرتِ طُرق کی وجہ سے حَسن حدیث صحیح کے درجہ کو پہنچ جاتی ہے۔ پھر حدیث کی دو قسمیں بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

فاجتماع الاحاديث الضعيفه من هذا النوع يزيدها قوة و قد يترقى بذلك الى درجة الحسن و الصحيح[83]

**ترجمہ:** پھر اس قسم کی ضعیف حدیثوں کا اکٹھا ہونا ان کی قوت کو بڑھادیتا ہے یہاں تک کہ کبھی وہ حسن یا صحیح کے درجہ کو پہنچ جاتی ہیں۔

## ابنِ تیمیہ اکیلا:

جلیل القدر علمائے محققین نے زیارت روضہ کی اَحادیث کو صحیح مُستَند اور مُعتَبر قرار دیا لیکن ابنِ تیمیہ نے ان اَحادیث کے ضعیف بلکہ موضوع ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ چنانچہ امام سبکی اس کا دعٰوی ان الفاظ میں نقل کرتے ہیں:

وما ذكر من الاحاديث في زيارة قبر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فكلها ضعيفة باتفاق أهل العلم بالحديث بل هي موضوعة لم يرو أحد من أهل السنن المعتمدة شيئًا منها ولم يحتج أحد من الأئمة بشيء منها[84]

**یعنی:** ابن تیمیہ لکھتا ہے کہ سائل نے سوال میں جو حدیثیں ذکر کی ہیں وہ سب محدثین کے اتفاق کے ساتھ ضعیف بلکہ موضوع ہیں اور قابل اعتماد اصحاب سُنَن محدثین میں سے کسی نے بھی ان میں سے کچھ روایت نہیں کیا ہے اور نہ آئمہ مجتہدین میں سے کسی نے ان میں سے کسی سے اِستدلال کیا ہے۔

(شفاء السقام ص ۱۴۲)

## ابن تیمیہ کی تردید:

امام تاج الدین سبکی اَحادیث زیارت کی حیثیت بیان کرنے کے بعد ابنِ تیمیہ کے اس دعویٰ کی تردید (رد) میں لکھتے ہیں:

بهذا بل بأقل منه يتبين افتراء من ادعى أن جميع الأحاديث الواردة في الزيارة موضوعة؛ فسبحان الله! أما استحى من الله ومن رسوله في هذه المقالة التي لم يسبقه إليها عالم ولا جاهل لا من أهل الحديث ولا من غيرهم[85]

**یعنی:** اور اس بیان سے بلکہ اس سے کم بیان سے اس شخص کے دعٰوی کا اِفتِراء (جھوٹ) ظاہر ہو جاتا ہے جو کہتا ہے کہ روضۂ نبوی کے بارے میں وارِد ہونے والی تمام حدیثیں موضوع (بناوٹی) ہیں پس سبحان اللہ یہ شخص اپنے دعویٰ میں نہ اللہ سے اور نہ اس کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے حَیاء کرتا ہے جو اس سے پہلے نہ کسی عالم نے اور نہ کسی جاہل نے اور نہ محدثین میں سے کسی نے اور نہ غیر محدثین میں سے کسی نے کیا۔ (شفاء السقام ص ۱۲)

---

[83] (شفاء السقام . الباب الاول . فی الاحادیث الواردة فی الزیارة. 14/1. دار الکتب العلمیة. .سنة الطباعة: 2006)

[84] (شفاء السقام . الباب السابع . فی دفع شبه الخصم . 108/1. دار الکتب العلمیة. .سنة الطباعة: 2006)

[85] (شفاء السقام . الباب الاول . فی الاحادیث الواردة فی الزیارة. 14/1. دار الکتب العلمیة. .سنة الطباعة: 2006)

## نجدی وھابی ابن تیمیہ کے نقش قدم پر:

جیسا کہ سب کو معلوم ہے کہ نجدی وہابی ابن تیمیہ کے کس قدر فریفتہ ہیں کہ اس کی ہر غلط بات کو نص قطعی کا درجہ دیتے ہیں چنانچہ اس مسئلہ میں وہی ہو رہا ہے کہ ابن تیمیہ کے مذہب کی تائید میں ہر سال حاجیوں میں مفت تقسیم ہونے والی ایک کتاب "**التحقیق والا یضاح لکثیر من مسائل الحج والعمرة والزیارة**" مؤلفہ عبد العزیز عبد اللہ بن باز کے چند اِقْتِباسات ملاحظہ فرما کر اندازہ لگائیں کہ یہ لوگ ابنِ تیمیہ کیلئے کیا کچھ نہیں کرتے۔

اس کتاب کے صفحہ ۱۶۸ پر لکھا ہے: تنبیہ قبرِ نبی صلی الہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت حج کیلئے نہ واجب ہے نہ شرط جیسا کہ کچھ لوگوں کا خیال ہے بلکہ جو لوگ مسجد نبوی کی زیارت کریں یا مسجد سے قریب ہوں ان کیلئے مسجد کی زیارت کے ساتھ قبر کی زیارت بھی مستحب ہے لیکن جو لوگ مدینہ منورہ سے دور ہوں ان کیلئے جائز نہیں کہ قبر نبوی کی زیارت کی نیت سے سفر کر کے مدینہ آئیں البتہ مسجد نبوی کیلئے سفر کر کے آ سکتے ہیں جب مدینہ آ جائیں گے تو آپ کی قبر اور حضرت ابو بکر و عمر کی قبروں کی زیارت ہو جائے۔[86]

مسجد نبوی یا کسی اور کی قبر کیلئے سفر کرنا جائز ہوتا تو آپ اُمت کو ضرور بتاتے اور اس کی فضیلت کی طرف ان کی رہنمائی فرماتے۔ اور اس کے بعد لکھا ہے اس باب میں جو حدیثیں بیان کی جاتی ہیں جن کو وہ لوگ جو قبرِ نبوی کیلئے سفر کو مشروع (جائز) سمجھتے ہیں پیش کرتے ہیں وہ سب حدیثیں ضعیف الاَسناد بلکہ موضوع ہیں جن کے ضُعف پر محدثین کرام جیسے دارُ قُطنی، بیہقی، حافظ ابنِ حجر وغیرہ نے تنبیہ کی ہے لہذا یہ کسی طرح جائز نہیں کہ ان ضعیف اَحادیث کو صحیح اَحادیث کے مقابلہ میں پیش کیا جائے جو ان تینوں مساجد کے سِوا سفر کی حُرمَت کو بیان کرتی ہیں۔

پھر آگے لکھا ہے: اور اس قسم کی حدیثیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہیں حافظ ابنِ حجر نے ان اَحادیث کو ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ ان تمام اَحادیث کے طُرُق موضوع ہیں اور حافظ عقیلی نے فرمایا اس طرح کی کوئی حدیث صحیح نہیں اور امام ابنِ تیمیہ نے فرمایا کہ یہ سب ہی روایات موضوع ہیں۔[87]

ناظرین کرام ان عبارات سے وہابیہ نجدیہ کی خَباثت کا اندازہ لگائیں کہ ابنِ تیمیہ کے جس قول باطِل کا ردِّ بلیغ امام تاج الدین سبکی اور شیخ محدث دہلوی وغیرُ ہما علمائے اہلسنت فرما چکے ہیں وہابیہ نجدیہ اس کو اپنے ایمان کی جان سمجھتے ہیں۔

## فیصلہ حق:

آرامگاہِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا منکر ابنِ تیمیہ ہے اور اس کے چند نجدی وہابی ان کے سوا ملائکہ کِرام وانبیاءِ عظام علیہم السلام سے لیکر صحابہ تابعین آئمہ مجتہدین اور اولیاء کاملین و علمائے صالحین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب کے سب زائرینِ آرام گاہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ اب ناظرین فیصلہ

---

([86]) التحقيق والإيضاح لكثير من مسائل الحج والعمرة والزيارة، فصل في استحباب زيارة مسجد قباء والبقيع، 101/1، وزارة الشئون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشا، ، الطبعة: الثانية والعشرون، 1425هـ)

([87]) التحقيق والإيضاح لكثير من مسائل الحج والعمرة والزيارة، فصل في استحباب زيارة مسجد قباء والبقيع، 103/1، وزارة الشئون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشا، ، الطبعة: الثانية والعشرون، 1425هـ)

خود فرمائیں کہ کیا اکیلا ابنِ تیمیہ کی رَفاقت (سُنّت) چاہیئے یا انبیاء و ملائکہ اور صحابہ اور آئمہ اور اولیاء و علماء کی رَفاقت چاہیئے کہ ۔۔۔ اختیار دَستِ مختار (ہم سمجھا چکے، اب ماننا نہ ماننا تمہارے اختیار میں ہے)۔

## فہرستِ زائرینِ آرامگاہِ رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم:

یہ فہرست طویل ہے صرف ملائکہ کرام کو دیکھئے، روزانہ ستر ہزار صبح اور ستر ہزار رات کو حاضر ہوتے ہیں ان کے علاوہ صحابہ کرام وغیر ہم کے چند نمونے حاضر ہیں۔

ا۔۔۔ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت بلال موذن رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت اور سلام پیش کرنے کی غرض سے شام سے مدینہ منورہ تک سفر کیا تھا۔ چنانچہ امام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ

الباب الثالث في ماور في السفر الى زيارته صلى الله تعالى عليه وسلم صريحاً وبيان ان ذلك لم يزل قديماً وحديثاً وممن روى ذلك عنه من الصحابة بلال بن رباح موذن رسول صلى الله تعالى عليه وسلم سافر من الشام الى المدينة الزيارة قبره صلى الله روينا ذلك باسناد جيد اليه وهو نص في الباب[88]

**ترجمہ:** تیسرا باب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے سفر کرنے کے بارے میں جو کچھ بالتصریح مروی ہے اس کے بیان میں ہے اور اس کے بیان میں ہے کہ یہ کام قدیماً و حدیثاً ہمیشہ ہوتا چلا آرہا ہے اور اس بارے میں صحابہ سے جو کچھ مروی ہے اس میں سے یہ ہے کہ حضرت بلال بن رباح مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت سے شام سے مدینہ تک کا سفر کیا تھا۔ یہ بات ہم نے عمدہ سَنَدوں کے ساتھ روایت کی ہے اور اس باب میں یہ روایت نَص کا درجہ رکھتی ہے۔

اس کے بعد ایک وہم کا ازالہ فرماتے ہیں کہ

وليس اعتمادنا في الاستدلال بهذا الخبر على رؤيا المنام فقط بل على فعل بلال وهو صحابي لا سيما في خلافة عمر الله والصحابة متوافرون ، ولا يخفى عنهم هذه القصة ومنام بلال ورؤياه للنبي الذي لا يتمثل به الشيطان وليس فيه ما يخالف ما ثبت في اليقظة فيتاكد به فعل الصحابي[89]

**ترجمہ:** اور اس حدیث سے اِستدلال میں ہمارا اعتماد صرف خواب دیکھنے پر نہیں بلکہ حضرت بلال کے فعل پر ہے جو صحابی ہیں خاص کر جب کہ ان کا یہ فعل حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں پایا گیا ہے جب کہ اس وقت صحابہ بکثرت موجود تھے اور ان پر یہ قصہ مخفی نہیں رہ سکتا تھا اور ہمارا اعتماد حضرت بلال کی خواب اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت پر ہے۔ کیونکہ شیطان لعین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم کی مثل نہیں بن سکتا اور اس قِصہ میں کوئی خلافِ شرع بات نہیں سو (تو) صحابی کا یہ فعل ان وجوہ سے مؤکدہ ہو جاتا ہے۔

---

([88]) شفاء السقام . الباب الثالث . في ماور في السفر الى زيارته صلى الله تعالى عليه وسلم صريحاً . 48/1 . دار الكتب العلمية . سنة الطباعة : 2006)

([89]) شفاء السقام . الباب الثالث . في ماور في السفر الى زيارته صلى الله تعالى عليه وسلم صريحاً . 48/1 . دار الكتب العلمية . سنة الطباعة : 2006)

## عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

امام سبکی نے فرمایا کہ وقد اسفاض عن عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالی عنہ انہ کان یبرد البرید من الشام یقول سلم لی علی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم (90)

**ترجمہ:** اور بات مشہور و معروف ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کے علاقے سے ایک قاصد یہ حکم دے کر بھیجا کرتے تھے کہ میرا سلام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پیش کرو۔ (شفاء السقام، ص ۵۲-۵۵)

ان کے علاوہ بے شمار زائرینِ آرام گاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فہرست اور عجائبات ہیں فقیر کی تصنیف ''زائرینِ مدینہ'' کا مطالعہ فرمائیے۔

## مدینہ پاک کے باسی:

ابنِ تیمیہ اور نجدی تو سفر مدینہ کو روتے رہے لیکن عُشّاق (عاشقانِ مدینہ) نے قُرونِ اُولیٰ سے لے کر تا حال مدینہ پاک میں مستقل ڈیرے جما لیے چودہ سو سال سے زائد عرصہ گزر رہا ہے کتنا خوش بخت اور کہاں کہاں سے اپنے وطنوں کو خیر باد کہا اور ان میں ایسے محبوب حضرات بھی ہیں جو صاحبانِ کرامات گزرے ہیں ان میں صرف ایک شاہ عبد الباقی فرنگی محلی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا حال ملاحظہ فرمائیں:

ہفتہ روزہ الہام (بہاولپور) پاکستان میں لکھا ہے کہ حضرت شاہ عبد الباقی فرنگی محلی کے شاگردوں میں ایک نوجوان مصری طالب حافظ عبد الرزاق تھے۔ تحصیلِ علم کے بعد وہ اِسکندریہ چلے گئے اور وہاں پوری زندگی کچھ اس طرح گزری کہ قرآن شریف بالکل بھول گئے جس کا ان کے دل پر گہرا اثر ہوا تو وہ مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور اپنے استاد حضرت شاہ عبد الباقی سے اس اَلمناک (دردناک) حادثہ کا ذکر کیا۔ حضرت اس وقت دودھ پی رہے تھے آپ نے سنا اور خاموش ہو گئے اور نصف (آدھی) پیالی پی کر حافظ عبد الرزاق سے فرمایا: عبد الرزاق یہ باقی نصف دودھ تم پی لو۔ حافظ عبد الرزاق نے باقی دودھ پی لیا اور ان کی حیرت کی کوئی انتہاء نہ رہی جب انہوں نے محسوس کیا کہ دودھ پیتے ہیں ان کو پورا قرآن پھر حفظ ہو گیا۔ حافظ صاحب پھر وہیں ٹھہرے اور پھر جب رمضان کا چاند طلوع ہوا تو انہوں نے حرمِ محترم ہی میں قرآن مجید سنایا۔ اب بھی ایسے حضرات کی کمی نہیں ہے لیکن وہ عوام کی نگاہوں سے مخفی (پوشیدہ) رہتے ہیں۔ تفصیلاً و اجمالاً فقیر کی ضخیم تصنیف ''زائرینِ مدینہ'' مطالعہ فرمائیے۔

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور۔ پاکستان

۲۱ رجب ۱۴۲۲ھ شب بدھ بعد صلوۃ المغرب

(90) (شفاء السقام، الباب الثالث، في ماور في السفر الى زيارته صلى الله تعالى عليه وسلم صريحاً، 48/1، دار الكتب العلمية، سنة الطباعة: 2006)